خاتون کربلا

جناب سید علی جواد زیدی صاحب

پوچھ لو اسلام کی تحریک عالم گیر سے
زندگی کی بھیک پائی ہے در شبیرؑ سے

کربلا نے یہ بتایا فرد کی قربانیاں
ربطِ باطن رکھتی ہیں اقوام کی تقدیر سے

لکھ گئے ہیں اک کتابِ نو شہیدانِ وفا
ریگ زار کربلا پر خون کی تحریر سے

اس کتاب فرض کی زینت ہے وہ تابندہ باب
جس کو نسبت ہے جناب زینبؑ دلگیر سے

کون زینبؑ؟ جس کا چہرہ شمعِ ایوان رسولؐ
جس کی سیرت مشعل حق خوبیِ تعمیر سے

کون زینبؑ؟ جو اماموں کی طرح پالی گئی
حیدرؑ صفدر کے گھر میں فاطمہؑ کے شیر سے

کون زینبؑ؟ اُس جیالے باپ کے دل کا قرار
کفر لرزا جس کی خیبر آزما تکبیر سے

کون زینبؑ؟ خانوادے کی شجاعت کی امیں
موت کی راہوں میں بے پروا خمِ شمشیر سے

زینبؑ اک ماں جس پہ نازاں ہے وقار مادری
اک بہن دادِ وفا جس کو ملی شبیرؑ سے

جس کے آہنگِ قیادت میں خلل پڑتا نہ تھا
شورشِ بازار و شور خانۂ زنجیر سے

رائے وہ صائب کہ جب بھی کوئی مشکل آپڑی
شاہ دو عالم نے کی ہے مشورت ہمشیر سے

ذکر زینبؑ میں نہاں ہیں دیں کے اسرار جلی
ہر صدی پر راز کھلتے ہیں نئی تفسیر سے

خیمۂ زینبؑ میں جاکر یہ بھی منظر دیکھ لیں
اہل دنیا کربلا میں چشم عبرت گیر سے

کہہ رہی ہے ماں شجاعت کے فسانے بار بار
ہے شب عاشور خائف خواب کی تعبیر سے

ہاں وہ ماں، جس نے نہ مانی ہار اس آشوب میں
ذہن واقف تھا رموز جنگ بے شمشیر سے

پست سارے ہوگئے آخر یزیدی حوصلے
زینبؑ و عابدؑ کی ایماں آفریں تکبیر سے

بنت حیدرؑ کا جلالِ مرتبت بڑھتا رہا
خود شہنشاہی مٹی، ناموس کی تشہیر سے

کھوکھلی تھی کس قدر باطل کی سطوت کی نمود
ہل گئی بنیاد ظلمت ایک ہی تقریر سے

بنت زہراؑ میں تری شعلہ نوائی کے فدا
کام ہوسکتا نہ تھا یہ خنجر و شمشیر سے

اُف رے طغیان خطابت، ڈھہ گئی بنیاد ظلم
گل گیا فولاد، گرم الفاظ کی تاثیر سے

سیکھنا ہوں جن کو آداب علیؑ وہ سیکھ لیں
شام کے دربار میں شبیرؑ کی ہمشیر سے